سوال

حاملہ عورت کو طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میں نے اپنی بیوی کو حمل کی حالت میں طلاق دی ہے اب لڑکی اپنے ماں باپ کے گھر سے میرے گھر آچکی ہے کیا میرا اس سے رجوع ہوچکا ہے

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!!

(1) حالت حمل میں میاں بیوی کو ناگزیر وجوہ کی بنا پر طلاق دینا چاہے تو طلاق دے سکتا ہے اور اگر اس حالت میں طلاق دے گا تو طلاق واقع ہوجائے گی نسائی اور صحیح مسلم میں ہے :

«عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ «عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ» ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ «لَهُ» : مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ» صحیح نسائی ج2 ص716

''ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی پس یہ بات حضرت عمر نے نبی ﷺ کو بتائی تو رسول اللہ ﷺ نے عمر کو فرمایا کہ اسے حکم دیں کہ وہ رجوع کرے پھر حالت طہر یا حمل میں طلاق دے''

(2) حالت حمل میں میاں نے بیوی کو کہہ دیا ''میں نے تجھ کو طلاق دی ''تو طلاق ہوجائے گی جیسا کہ نمبر ا میں لکھا جاچکا ہے اس صورت میں چونکہ عدت وضع حمل ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَأُولَـٰتُ الأَحمالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعنَ حَملَهُنَّ... ٤ ... سورة الطلاق

''اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل (بچہ جننے) تک ہے'' اس لیے میاں گواہوں کی موجودگی میں وضع حمل سے قبل بیوی کے ساتھ رجوع کرسکتا ہے بشرطیکہ یہ طلاق تیسری نہ ہو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَبُعولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فى ذٰلِكَ إِن أَرادوا إِصلـٰحًا... ٢٢٨ ... سورة البقرة

''ان کے خاوند اگر موافقت چاہیں تو اس (مدت) میں وہ ان کو اپنی زوجیت میں لینے کے زیادہ حقدار ہیں'' اگر عدت ختم ہوجائے وضع حمل ہوجائے تو ان دونوں میاں بیوی کا آپس

میں نیا نکاح درست ہے بشرطیکہ دونوں باہم راضی ہوں اور طلاق تیسری نہ ہو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَإِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَبَلَغنَ أَجَلَهُنَّ فَلا تَعضُلوهُنَّ أَن يَنكِحنَ أَزوٰجَهُنَّ إِذا تَرٰضَوا بَينَهُم بِالمَعروفِ... ۲۳۲ ... سورة البقرة

''جب تم نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی پھر وہ اپنی عدت پوری کر چکیں تو انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو۔ جب وہ آپس میں راضی ہوں ساتھ اچھے طریقے سے''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ